سوال

(119)خطبہ جمعہ میں وعظ و نصیحت واجب ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبہ جمعہ میں وعظ و نصیحت واجب ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خطبہ میں وعظ و نصیحت واجب ہے اس لیے کہ اصل مقصود خطبے سے وعظ و نصیحت ہے نیز وعظ و نصیحت روح خطبہ ہے اور حمد و صلاۃ آداب خطبہ سے ہے نہ کہ اصل خطبہ سے لفظ حدیث "ویذکرالناس" جو درباب خطبہ مروی ہے وجوب مذکور کی ایک کافی دلیل ہے۔"دلیل الطالب"(374/1و325) تصنیف نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت مندرجہ قابل ملاحظہ ہے۔

"اعلم أن الخطبة المشروعة ہی ما کان یعتادہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترغیب الناس وترہیبہم فہذا فی الحقیقة ہو روح الخطبة الذي لأجلہ شرعت وأما اشتراط الحمدللہ أو الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أو قراءة شيء من القرآن فجمیعہ خارج عن معظم المقصود من شرعیة الخطبة واتفاق مثل ذلک فی خطبہ صلی اللہ علیہ وسلم لایدل علی أنہ مقصود متحتم وشرط لازم ولایشك منصف أن معظم المقصود ہو الوعظ دون ما یقع قبلہ من الحمد والصلاة علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد کان عرف العرب المستمر أن أحدہم إذا أراد أن یقوم مقاما ویقول مقالا شرع بالثناء علی اللہ والصلاة علی رسولہ وما أحسن ہذا وأولاہ ولکن لیس ہو المقصود بل المقصود ما بعدہ
والوعظ فی خطبة الجمعة ہو الذي إلیہ یساق الحدیث فإذا فعلہ الخطیب فقد فعل الفعل المشروع إلا أنہ إذا قدم الثناء علی اللہ والصلاة علی رسولہ أو استطرد فی وعظہ القوارع القرآنیة کان أتم وأحسن وأما قصر الوجوب بل الشرطیة علی الحمد والصلاة وجعل الوعظ من الأمور المندوبة فقط فمن قلب الکلام وإخراجہ عن الأسلوب الذي تقبلہ الاعلام "

(آگاہ رہو!مشروع خطبہ وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول ارشاد فرماتے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ترغیب و ترہیب کرتے پس فی الحقیقت خطبے کی روح یہی ہے جس کے لیے اسے مشروع قرار دیا گیا ہے رہا خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا یا قرآن مجید کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا تو یہ سب چیزیں شرعیت خطبہ کے معظم مقصود سے خارج ہیں اس طرح کی چیزوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں پایا جانا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ خطبے کا حتمی مقصود اور شرط لازم ہیں انصاف پسند شخص کسی شک میں بتلا نہیں ہوتا کہ خطبے کا سب سے بڑا مقصود وعظ و نصیحت ہے نہ کہ وہ حمد و صلات جو خطبے کی ابتدا میں ہوتے ہیں عربوں کے ہاں یہ معروف طریقہ تھا کہ ان میں سے جب کوئی کسی جگہ کھڑے ہو کر کچھ کہنا چاہتا تو وہ اپنی گفتگو کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ کرتا یہ طریقہ کس قدر احسن اور اولیٰ ہے لیکن اگر کوئی کہنے والا کہے کہ محفلوں میں سے کسی محفل میں جو شخص خطیب بن کر کھڑا ہوا اس کو اس پر ابھارنے والی صرف یہ چیز ہے کہ وہ حمد و صلات بیان کرے تو اس کی یہ بات

مقبول نہیں ہوگی بلکہ ہر طبع سلیم ناگوار جانتے ہوئے اس کو رد کرے گی۔ جب یہ ثابت ہو چکا تو تمھیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ خطبہ جمعہ میں وعظ ہی وہ چیز ہے جس کی خاطر کام کو لایا جاتا ہے لہٰذا جب خطیب یہ کام کرے گا تو وہ مشروع کام کا کرنے والا شمار ہوگا۔ ہاں جب وہ اپنے خطبے کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے گا اور کچھ قرآنی آیات کی تلاوت کرے گا تو اس کا خطبہ مکمل اور احسن ہوگا وجوب پر اکتفا کرنا بلکہ حمد و صلات کی شرطیت کا قائل ہونا اور وعظ کو صرف امور مندوبہ میں سے قرار دینا کلام کو الٹ پلٹ کرنے اور اسے اس اسلوب سے نکالنے کے مترادف ہے جس کو نمایاں اور سر گردہ لوگ قبول کرتے ہیں)

اسی طرح کتاب زاد المعاد تصنیف حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ جلد (1) میں خصائص یوم جمعہ میں سے خصیصہ (33) مع فصل جو اس کے بعد ہے قابل دید ہے۔ [1]

---

[1] زاد المعاد (67/1)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 252

محدث فتویٰ